226060 ۔ نفاس كا خون تو ختم ہو گيا، ليكن پھر بھی خون كے دھبے نظر آئے تو ايسی صورت ميں روزوں كا كيا حكم ہے؟

سوال

ميرے ہاں ماہ شعبان ميں بچے كی پيدائش ہوئی، اس كے بعد ميں بيمار ہو گئی تو نفاس كا خون تين دن ہی آيا، اس كے بعد خون بند ہو گيا، ميں نے غسل كيا اور نمازيں پڑھنے لگی، اس كے بعد بالكل بھی خون نہيں آيا شعبان پورا گزر گيا اور رمضان شروع ہو گيا، پھر رمضان كا ايک ہفتہ گزرنے كے بعد مجھے ليڈی ڈاكٹر نے اينٹی بائيوٹک لكھ كر دی، ميں روزے ركھتی رہی، خون سارا دن نہيں آتا تھا، بس مغرب سے كچھ پہلے دھبے سے لگ جاتے تھے، رمضان كا پورا مہينہ ايسے ہی گزر گيا، اب مجھے طھر كا پتہ ہی نہيں كہ يہ طھر كے ايام يا نفاس كے ايام؟ بہ ہر حال ميں نے پورے مہينے كے روزے ركھے ہيں، تو كيا مجھے ان روزوں كو دوبارہ ركھنا پڑے گا يا نہيں؟

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

اول:

كم از كم نفاس كی كوئی حد نہيں ہے، چنانچہ اگر كوئی عورت زچگی كے چند دن بعد ہی پاک صاف ہو جاتی ہے تو وہ غسل كر نماز روزے كا اہتمام كرے گی۔

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:
"وضع حمل كے بعد جب بھی عورت پاک صاف ہو جائے چاہے ايک دو دن بعد ہی پاک ہو جائے تو اس پر نماز فرض ہو گی، [وہ روزے ركھے تو]اس كے روزے صحيح ہوں گے، نيز اس كا خاوند اس سے تعلق بھی قائم كر سكتا ہے۔"
ختم شد
" فتاوى نور على الدرب " از ابن عثيمين

حيض يا نفاس كی حالت ميں طھر كی دو علامتيں ہيں ان سے طھر كی پہچان ہو سكتی ہے:

اول: سفيد پانی آنے لگے۔

دوم: مخصوص جگہ بالکل خشک ہو جائے کہ سرخی، زردی یا مٹیالی رنگت بھی باقی نہ رہے۔

دوم:

نفاس سے مکمل طہر حاصل ہو جانے کے بعد خون کے قطرے یا دھبے لگنا نفاس میں شمار نہیں ہو گا، اس لیے عورت اس حالت میں نماز روزے کا مکمل اہتمام کرے گی۔

جیسے کہ دائمی فتوی کمیٹی کے فتاوی کے دوسرے ایڈیشن (4/259) میں ہے کہ:
"ایک آدمی کی بیوی کے ہاں رمضان کی نو تاریخ کو زچگی ہوئی، اور پھر صرف نو دن کے بعد نفاس کا خون مکمل طور پر رک گیا، اور خاتون نے غسل کر کے نماز روزے کی پابندی شروع کر دی، لیکن وہ رات کو ملاحظہ کرتی ہے کہ خون کے چند قطرے سے آتے ہیں، دن میں کچھ بھی نہیں ہوتا، تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا اس کی نمازیں اور روزے صحیح ہیں؟

جواب: اگر عورت بالکل پاک صاف ہو گئی ہے تو اس کی نماز اور روزے صحیح ہیں؛ کیونکہ اس عورت کا حکم پاک عورت والا ہے، اور جو رات کے وقت دھبے یا قطرے نظر آتے ہیں اسے نفاس نہیں سمجھا جائے گا، نہ ہی اس پر خون کا لفظ بولا جائے گا، اس لیے اس کا حکم نفاس والا نہیں ہے" ختم شد
شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:
"ایک عورت کو نفاس کے دو ماہ بعد اور طہارت کے بعد خون کے دھبے سے نظر آتے ہیں، تو کیا ان دھبوں کی وجہ سے روزے چھوڑ دے اور نماز نہ پڑھے؟ یا پھر کیا کرے؟
تو انہوں نے جواب میں کہا: اگر عورت حیض یا نفاس کے بعد اچھی طرح یقینی طور پر پاک صاف ہو جائے ۔ حیض میں پاک صاف ہونے سے میرا مطلب یہ ہے کہ: بالکل صاف رطوبت نکلے، عورتوں کو اس رطوبت کا علم ہوتا ہے۔ تو جب طہر کے بعد مٹیالا، زرد پانی، یا دھبا یا رطوبت نظر آئے تو یہ حیض نہیں ہوتا، اس لیے عورت نماز اور روزے کا اہتمام کرے گی، اور اس کا خاوند بھی اس سے تعلقات قائم کر سکتا ہے؛ کیونکہ یہ حیض ہے ہی نہیں۔ جیسے کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: "ہم زرد اور مٹیالے پانی کو کچھ بھی شمار نہیں کرتی تھیں" اس اثر کو بخاری نے روایت کیا ہے، جبکہ ابو داود کی روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ: "طہر کے بعد [زرد اور مٹیالے پانی کو کچھ بھی شمار نہیں کرتی تھیں]"اس کی سند بھی صحیح ہے۔

اس بنا پر ہم کہیں گے کہ: یقینی طور پر طہر آ جانے کے بعد جو کچھ بھی نظر آیا اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا، یہ دھبے اور خون کے قطرے نماز ، روزے اور جماع سے مانع نہیں ہیں، لیکن عورت پر لازمی ہے کہ جلد بازی مت کرے، اور مکمل طور پر طہر آنے کا انتظار کرے، یہی وجہ ہے کہ خواتین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس خون لگی ہوئی روئی بھیجتی تھیں ، تو سیدہ عائشہ انہیں کہتیں: تم جلد بازی مت کرو، یہاں تک کہ سفید پانی آنے لگے۔" ختم

شد

www.ibnothaimeen.com/all/books/article_16919.shtml

والله اعلم